روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 2 دسمبر 2003ء 7 شوال 1424 ہجری - 2 فتح 1382ہش جلد 53-88 نمبر 272

نبیّ التوبہ

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا :

انا نبی التو بۃ

میں نبی التوبہ ہوں

(فردوس الاخبار جلد اول ص 74 حدیث نمبر 101)

عبادات اور دعاؤں کی اہمیت کے بارہ میں پرمعارف اور ایمان افروز خطاب

اللہ مضطر کی دعا سنتا ہے۔ اس زمانے میں ہمیں دعا کا ہتھیار دیا گیا ہے

ہماری ذاتی اور جماعتی ترقی کا انحصار دعا پر ہے اس لئے دعاؤں میں سست نہ ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28۔نومبر 2003ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28۔نومبر 2003ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں دعا کی اہمیت اور ضرورت کے مضمون کا پرمعارف بیان فرمایا۔ اس کی تشریح آیت قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں فرمائی اور احباب جماعت کو دعاؤں کے ہتھیار کو اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ النمل کی آیت 63 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے کون کسی بے کس کی دعا سنتا ہے جب وہ اس خدا سے دعا کرتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور وہ تم کو ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔ کیا اللہ کے سوا کوئی معبود ہے تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ حضور انور نے فرمایا کہ رمضان اپنی بے شمار برکتیں لے کر آیا اور جن لوگوں کو نوافل، درس قرآن، درس حدیث، تراویح اور تلاوت قرآن کی توفیق ملی انہوں نے محسوس کیا کہ یہ بڑی تیزی سے گزر گیا۔ اللہ نے اپنے فضل سے انکو اپنے برتن برکتوں سے بھرنے کی توفیق دی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں گزشتہ کچھ عرصہ سے دعا اور عبادات کا مضمون بیان کر رہا ہوں اسی کو جاری رکھوں گا کیونکہ آج کے دور میں ہمارے ہتھیار دعا ہی ہیں۔ اللہ نے آج کے برگزیدہ کو دعا کا ہتھیار ہی دیا ہے اور اسی سے فتح ملنی ہے اور یہ ہتھیار آج جماعت احمدیہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں ہیں۔ پس احباب جماعت کو جماعتی اور دنیا کے حالات دیکھتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر اللہ کے حضور جھکنے کی ضرورت ہے۔ دعا کیلئے اضطراب اور اضطرار کی کیفیت پیدا کرنا ضروری ہے کیونکہ خدا تعالیٰ مضطر کی دعا سنتا ہے۔ اس وقت جماعت ہی مضطر کی تعریف میں آتی ہے کیونکہ ہم کھل کر اپنے عقائد کا اظہار نہیں کر سکتے۔ ہمارے اضطرار اور دکھ کی کیفیت کو ہماری دعاؤں سے اللہ تعالیٰ دور کریگا۔ پس احمدی اپنی بیوت الذکر کو آباد کریں جس طرح کہ رمضان میں آباد تھیں جب بیوت الذکر کی جگہیں تنگ پڑ جائیں گی تو پھر اللہ ہماری دعاؤں کو سنے گا۔ عورتیں گھروں میں نمازوں کا خاص اہتمام کریں پھر دیکھیں اللہ کیسے مدد کو آتا ہے۔

آنحضرتؐ فرماتے ہیں ذکر کرنے والے اور ذکر نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔ اللہ تعالیٰ رات کے درمیانے حصہ میں نچلے آسمان پر آتا ہے اور پکارنے والے کی دعا کو سنتا ہے۔ دعا عبادت کا مغز ہے۔ دعا مصیبت سے بچاتی ہے پس تم اس کو اپنے اوپر لازم کرو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ بے نیاز ہے جب کثرت کے ساتھ اور اضطرار کے ساتھ دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ دعا میں سچی تڑپ اور اضطرار پیدا ہو تو قبول ہوتی ہے۔ دعا بندے اور خدا کے درمیان رشتہ پیدا کرتی ہے۔ دعا خدا کی ہستی کا ثبوت ہے انبیاء کی کامیابیوں کا ذریعہ یہ دعا ہے پس دعاؤں میں لگے رہو۔ ہماری ذاتی اور جماعتی ترقی کا انحصار دعاؤں پر ہے اس لئے اس میں کبھی سست نہ ہوں اور اپنے ایمانوں کو دعاؤں سے بڑھائیں۔ پس عبادات میں باقاعدگی کی ضرورت ہے جیسی کہ رمضان میں توجہ تھی۔ ہم میں جتنے دعائیں کرنے والے زیادہ ہونگے اتنا روحانی معیار بلند ہوگا۔ دعائیں ہمارے ہتھیار ہیں جن سے ہم نے فتح پانی ہے۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

کفالت یتامیٰ کی سعادت

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ اپنے قیام سے لے کر اب تک 725 گھرانوں کے 2635 یتامیٰ کی کفالت و خبر گیری کر چکی ہے۔ اس عرصہ کے دوران 307 گھرانوں کے 1085 یتیم بچے برسر روزگار ہوئے اور بچیاں شادی کے بعد اپنے گھروں میں آباد ہو چکی ہیں۔ 1500 سے زائد بچے اس وقت کمیٹی کے زیر کفالت ہیں۔ اگر ہم ان کی اچھی پرورش کریں گے اور ان کی جائز ضروریات کو پورا کریں گے تو یقیناً یہ جماعت کے مفید وجود ثابت ہونگے۔

کفالت یتامیٰ کمیٹی کی مالی معاونت آپ کے لئے اجر عظیم کا باعث ہوگی۔

(سیکرٹری یکصد یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ)

آگاہی صحت عامہ

Public Health Awareness

امریکہ سے تشریف لائے ماہر امراض ہڈی و جوڑ (آرتھوپیڈک سرجن) مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب آگاہی صحت عامہ کے تحت ایک سیمینار مورخہ 8 دسمبر 2003ء بروز سوموار بوقت 11:00 بجے صبح بمقام سیمینار ہال فضل عمر ہسپتال میں Conduct کرینگے۔ سیمینار کا موضوع ہے۔

Arthritis۔ جوڑوں کا درد اور اس کا علاج

(سرجری اور بغیر سرجری کے)

جو خواتین و حضرات اس سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ استقبالیہ سے اپنا دعوت نامہ حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

اللہ تعالیٰ کی محبت، نیکی اور سچائی اپنے دلوں میں پیدا کرو

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

ظلم کبھی کسی کو عزت نہیں دے سکتا اس لئے اگر تم اپنے اندر سے ظلم کو نکال دو اور حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ تو تمہیں کوئی خفیہ تدبیریں اور منصوبے (۔) نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ سب جھاگ ہے اور جھاگ ہمیشہ مٹ جاتی ہے اور پانی قائم رہتا ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ تم حزب اللہ بن جاؤ۔ (۔) اور اللہ تعالیٰ کی محبت، نیکی، سچائی، ہمت اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ دنیا کی بہتری کی کوشش میں لگ جاؤ۔ اور بنی نوع کی خدمت کا شوق اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ (۔) کا کامل نمونہ بن جاؤ۔ پھر خواہ دنیا تمہیں سانپ اور بچھو بلکہ پاخانہ اور پیشاب سے بھی بدتر سمجھے تم کامیاب ہو گے اور خواہ کتنی طاقتور حکومتیں تمہیں مٹانا چاہیں۔ وہ کامیاب نہیں ہو سکیں گی۔ اور تم جو آج اس قدر کمزور سمجھے جاتے ہو۔ تم ہی دنیا کے روحانی بادشاہ ہو گے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو دنیا کی بادشاہت مل جائے گی بلکہ میں تو یہ بھی نہیں کہتا کہ تم تحصیلدار بن جاؤ گے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ میں یہ بھی نہیں کہتا کہ تم ایک کانسٹیبل ہی بن جاؤ گے۔ ظاہری حیثیت خواہ تمہاری چوڑا اسی سے بھی بدتر ہو۔ مگر دنیا پر قیامت نہیں آئے گی کہ جب تک کہ تم کو بادشاہوں سے بڑا اور تم پر ظلم کرنے والوں کو ادنیٰ نوکروں سے بھی بدتر نہیں بنا دیا جائے گا۔ قرآن کریم یہی بتاتا ہے کہ تم پر ظلم کرنے والوں کو جب تک ذلیل ترین وجودوں کی شکل میں اور تم کو معزز ترین صورت میں پیش نہ کیا جائے، قیامت قائم نہیں ہو گی۔ بے شک تم مر چکے ہو گے۔ بلکہ تم میں سے بعض کی نسلیں بھی باقی نہ ہوں گی۔ مگر نیک نامی کے مقابلہ میں نسلیں چیز ہی کیا ہیں۔ آج یہ بحث ہوتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اولاد تھی یا نہیں۔ لیکن کیا ان کی اولاد نہ ہونے سے یا اگر تھی تو معلوم نہ ہونے سے ان کی عزت کو کوئی نقصان پہنچا ہے۔ ان کی زندگی میں روم کے بادشاہ کو شاید ان کا علم بھی نہ ہو۔ مگر آج روم کی ہی حکومت نہیں۔ بلکہ ویسی ہی بیسیوں اور حکومتیں ان کی روحانی بادشاہت کے ماتحت ہیں۔ اٹلی، جرمنی، فرانس، سپین، آسٹریا، ہنگری، پولینڈ، رومانیہ، بلغاریہ اور چیکوسلویکیہ سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانی رعایا ہیں۔ (......) پس میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ حزب اللہ بنو۔ پھر دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہیں کامیاب کرتی ہے۔ اب بھی تمہیں اس کی نصرت حاصل ہے۔ مگر پھر خصوصی اور فردی نصرت حاصل ہو گی۔ (......) حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ تو پھر تمہیں ذاتی نصرت بھی حاصل ہو گی اور طفیلی بھی۔ اس وقت تمہاری نصرت اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ سمجھتا ہے اس کی ذلت سے سلسلہ کی ذلت ہو گی۔ مگر حزب اللہ میں داخل ہونے کے بعد اس لئے بھی نصرت ہو گی کہ اللہ تعالیٰ کہے گا اس کی ذلت میری ذلت ہو گی۔ اور یہ بدنام ہوا تو چونکہ یہ میرا دوست ہے اس لئے مجھ پر الزام آئے گا کہ میں نے دوست سے وفاداری نہیں کی۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی ذات میں کتنا عظیم الشان نشان دکھایا ہے۔ گو تم نے اس زمانہ کو نہیں پایا۔ مگر ہم نے اسے پایا اور دیکھا ہے۔ پس اس قدر قریب کے زمانہ کے نشانات کو اپنے خیال کی آنکھوں سے دیکھنا تمہارے لئے کوئی زیادہ مشکل نہیں۔ (......) اپنے اندر وہ تبدیلی پیدا کرو کہ جو تمہیں خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دے اور تم حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ۔ (......) اس وقت پھر اختصار سے جماعت کے نوجوانوں کو خواہ وہ قادیان کے ہوں یا باہر کے۔ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے دلوں میں ایک عزم اور ارادہ لے کر کھڑے ہوں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے۔ اور اس طرز پر اپنی زندگیاں گزاریں کہ ان کا وجود ہی خدا تعالیٰ کا نشان بن جائے۔ یہ نہ ہو کہ صرف ان کی زبانیں نشانات بیان کریں بلکہ ایسا ہو کہ ان کے جسم بھی خدا تعالیٰ کا نشان بن جائیں اور یہ کچھ بعید نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے بھی اپنے فضلوں کے دروازے ویسے ہی کھلے رکھے ہیں جیسے ان سے پہلوں کے لئے کھولے گئے تھے۔"

(مشعل راہ ص 43تا 46)

احمدی بچے کا ترانہ

جی سیدنا ارشاد کریں
کیا کرنا ہے، کیا کرنا ہے؟؟
جو آپ کہیں ، وہ جان . مری
کہ طاعت ہے پہچان مری
اسباب ہیں میرے عزم و دعا
ہے علم و عمل سے شان مری
میں چھوٹا ہوں لیکن پھر بھی
ہر عہد کو پورا کرنا ہے
جی سیدنا ارشاد کریں
کیا کرنا ہے، کیا کرنا ہے؟؟
میں خون کے دریا پار کروں
کہ آگ کے شعلوں سے کھیلوں؟؟
میں اپنے مولیٰ کی خاطر
ہر سختی کو ہنس کر جھیلوں
کس حال میں مجھ کو جینا ہے
کس حال میں مجھ کو مرنا ہے؟؟
جی سیدنا ارشاد کریں
کیا کرنا ہے، کیا کرنا ہے؟؟
میں نور محمدؐ کی لو سے
ظلمت کے لئے ترشول بنوں
اللہ کی رسی تھامے ہوئے
مٹی میں ملوں کہ ڈھول بنوں
مل جائے مجھے میرا مولیٰ
اک ایسا سودا کرنا ہے
جی سیدنا ارشاد کریں
کیا کرنا ہے، کیا کرنا ہے؟؟
ایمان رچا لوں نس نس میں
قرآن بسا لوں سینے میں
دنیا کو دکھاؤں کیا ہے مزا
اک احمدی بن کر جینے میں
نفرت کے داغ مٹانے ہیں
ہر دل کو اپنا کرنا ہے
جی سیدنا ارشاد کریں
کیا کرنا ہے، کیا کرنا ہے؟؟

جمیل الرحمٰن

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے مزید فضلوں کے وارث بنیں

مہمانوں کی بھرپور خدمت اور انتظامات کی کامیابی پر کارکنان جلسہ شکریہ کے مستحق ہیں

(حمد اور شکر کے مضمون کا قرآن کریم، احادیث نبویہؐ، حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں ایمان افروز بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ یکم اگست 2003ء بمطابق یکم ظہور 1382 ہجری شمسی بمقام اسلام آباد۔ ٹلفورڈ (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر 8 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر و احسان ہے اور اس پر ہم جتنا بھی شکر کریں کم ہے کہ اس نے محض اور محض اپنے فضل سے جلسہ سالانہ یو کے کو بخیر و خوبی اختتام تک پہنچایا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوتی ہم نے دیکھی اور محسوس کی اور ہر ایک نے جس نے بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا کے تمام ممالک میں جہاں جہاں بھی اس جلسہ کی کارروائی دیکھی اور سنی یہی اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم نے نازل ہوتے دیکھا۔ یہ سب اسی حقیقی (۔) تعلیم کا حصہ ہے اور اسی کی وجہ سے ہے جو اس زمانے میں ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود (۔) کی وجہ سے حاصل ہوئی۔ آج تمام (۔) دنیا میں سوائے جماعت احمدیہ کے کسی کو یہ پتہ ہی نہیں، علم ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کے کیا طریق ہیں۔ اور پھر اپنے وعدوں کے مطابق خدا تعالیٰ اپنے فضلوں کو کس طرح بڑھاتا ہے اور بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ جماعت نے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کیں۔ اس کا فضل مانگا، اس کا رحم مانگا۔ اس کے حضور جھکے، اپنے اندر خلافت کی نعمت کو قائم رکھنے کے لئے بے انتہا تڑپے۔ نتیجۃً وہ خدا جو اپنے بندے سے بے انتہا پیار کرنے والا خدا ہے، جو بندے کے ایک قدم آگے کی طرف بڑھانے سے کئی قدم اس کی طرف بڑھتا ہے۔ اس خدا نے جو سچے وعدوں والا خدا ہے اپنے بندوں کی خوف کی حالت کو امن میں بدلا۔ وہ خدا جو سب طاقتوں کا مالک ہے، وہ خدا جو مٹی کے ذرے سے بھی کام لینے کی طاقت رکھتا ہے، وہ خدا جو ایک تنکے میں بھی فولاد کے شہتیر سے بھی زیادہ مضبوطی پیدا کرنے کی طاقت رکھتا ہے اس نے ہم پر رحم فرمایا اور احمدیت کے قافلہ کو پھر سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں کر دیا۔ اس پر ہر احمدی نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر اپنے سر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا دئے۔ اپنی وفاؤں کو انتہا تک پہنچایا اور خلافت کے قیام کے لئے اپنے وعدوں کو پورا کیا۔ اس خدا نے بھی جماعت کی اس شکرگزاری کے جذبہ کی قدر کرتے ہوئے جماعت پر اپنے فضلوں کی بارش اور تیز کر دی۔ اور یہ بارش کوئی رکنے والی بارش نہیں۔ اور یہ بارش انشاء اللہ برسے گی اور برستی رہے گی کیونکہ یہ ہمارے رب کا اعلان ہے کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا۔ پس اپنی وفاؤں، اپنی دعاؤں اور اپنے مولا کے حضور اپنے شکرگزاری کے جذبات کے اظہار سے، اس کے فضلوں کی برستی بارش کو کبھی رکنے نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے پیارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک روایت ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو کر پھٹ جاتے۔ ایک دفعہ میں نے آپؐ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپؐ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب قصور معاف فرما دئے ہیں یعنی ہر قسم کی غلطیوں اور لغزشوں سے محفوظ رکھنے کا ذمہ لے لیا ہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا: کیا میں یہ نہ چاہوں کہ اپنے رب کے فضل و احسان پر اس کا شکرگزار بندہ بنوں۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الفتح)

یہ شکر و احسان کے جذبات، اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں، اس کی حمد سے اپنی زبانیں تر رکھنا صرف جماعتی طور پر فضلوں اور رحمتوں کے نازل ہونے کے لئے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہے ہر شخص سے جس کی انفرادی زندگی میں بھی، جس کی خاندانی زندگی میں بھی اس شکر کے طفیل ہر مومن پر اپنے فضلوں کی بارش برساتا ہے اور اپنے فضلوں کا وارث بناتا ہے۔ پس ہر شخص کو اپنی بھلائی کے لئے بھی، اپنی ترقیات کے لئے بھی، اپنے خاندان کی بھلائی کے لئے بھی، اپنی نسلوں کی بہتری اور بھلائی کے لئے بھی شکر نعمت کرتے رہنا چاہئے۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت یہ کہا کہ اے اللہ جو بھی نعمت مجھے ملی وہ تیری ہی طرف سے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور تمام تعریفیں اور شکر تیرے ہی لئے ہیں۔ تو گویا اس نے اپنے دن کا شکر ادا کر دیا۔ اور جس نے اسی طرح شام کے وقت دعا کی تو اس نے اپنی رات کا شکر ادا کر دیا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا سیکھی: (۔) اے میرے اللہ! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیرے شکر کا حق ادا کر سکوں اور کثرت سے تیرا ذکر کر سکوں اور تیری باتوں پر عمل کر سکوں اور تیرے احکام کی پابندی کر سکوں۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں بکثرت یہ دعا مانگتا ہوں۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حمد شکر کا سرچشمہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی حمد نہیں کی اس نے اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کیا۔

(مشکوٰۃ المصابیح۔ کتاب الدعوات)

حضرت مسیح موعود کے بعض عربی اشعار کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

اے وہ ذات جس نے اپنی نعمتوں سے اپنی مخلوق کا احاطہ کیا ہوا ہے ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تعریف کی طاقت نہیں ہے۔ مجھ پر رحمت اور شفقت کی نظر کر، اے میری پناہ! اے حزن وکرب کو دور فرمانے والے! میں تو مر جاؤں گا لیکن میری محبت نہیں مرے گی۔ (قبر کی) مٹی میں بھی تیرے ذکر کے ساتھ ہی میری آواز جانی جائے گی۔ میری آنکھ نے تجھ سا (کوئی) محسن نہیں دیکھا۔ اے احسانات میں وسعت پیدا کرنے والے اور اے نعمتوں والے! جب میں نے تیرے لطف کا کمال اور بخششیں دیکھیں تو مصیبت دور ہو گئی اور (اب) میں اپنی مصیبت کو محسوس ہی نہیں کرتا۔ (منن الرحمٰن)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں: بندہ جب اپنے ارادوں سے علیحدہ ہو جائے اور اپنے جذبات سے خالی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اس کے طریقوں اور اس کی عبادات میں فنا ہو جائے اور اپنے اس رب کو پہچان لے جس نے اپنی عنایات کے ساتھ اس کی پرورش کی اور وہ اس کی تمام اوقات حمد کرتا رہے اور اس سے پورے دل بلکہ اپنے تمام ذرات سے محبت کرے تو اس وقت وہ عالموں میں سے ایک عالم ہو جائے گا۔ اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام اعلم العالمین کی کتاب میں امت رکھا گیا ہے"۔ (اعجاز المسیح صفحہ 134)

جب انسان، ایک مومن انسان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے تو پھر بے اختیار اس کی توجہ حمد کی طرف ہو جاتی ہے کیونکہ ہماری شکرگزاری اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا احاطہ کر ہی نہیں سکتی، جس کے فضل بے انتہا اور لاتعداد ہیں۔ ان کا شکر ممکن ہی نہیں۔ تو یہ بھی اس کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے اپنی حمد کے طریقے بھی ہمیں سکھلا دئے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ: "حمد کے معنی تعریف کے ہیں۔ عربی میں تعریف کے لئے کئی الفاظ آتے ہیں۔ حمد، مدح، شکر، ثنا۔ اللہ تعالیٰ نے حمد کا لفظ چنا ہے جو بلاوجہ نہیں۔ شکر کے معنی احسان کے اقرار اور اس پر قدردانی کے اظہار کے ہوتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ لفظ استعمال ہو تو صرف قدردانی کے معنی ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ حمد اس سے زیادہ مکمل لفظ ہے کیونکہ حمد صرف احسان کے اقرار کا نام نہیں ہے بلکہ ہر حسین شے کے حسن کے احساس اور اس پر اظہار پسندیدگی اور قدردانی کا نام بھی ہے۔ پس یہ لفظ زیادہ وسیع ہے"۔

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعود جلد اول صفحہ 15)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں: "الحمد ایک جامع دعا ہے اور اس کا مقابلہ کوئی دعا نہیں کر سکتی۔ نہ کسی مذہب نہ کسی احادیث کی دعائیں"۔

(تشحیذ الاذہان جلد 8 نمبر 1 صفحہ 434)

پھر آپ مزید فرماتے ہیں: "عمدہ دعا الحمد ہے۔ اس میں (۔) دونوں ترقی کے فقرے موجود ہیں"۔ (بدر 31/ اکتوبر 1912ء صفحہ 3)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: "حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی صاحب اقتدار شریف ہستی کے اچھے کاموں پر اس کی تعظیم وتکریم کے ارادہ سے زبان سے کی جائے۔ اور کامل ترین حمد رب جلیل سے مخصوص ہے۔ اور ہر قسم کی حمد کا مرجع خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہمارا وہ رب ہے جو گمراہوں کو ہدایت دینے والا اور ذلیل لوگوں کو عزت بخشنے والا ہے۔ اور وہ محمودوں کا محمود ہے (یعنی وہ ہستیاں جو خود قابل حمد ہیں، وہ سب اس کی حمد میں لگی ہوئی ہیں)۔ اکثر علماء کے نزدیک لفظ شکر، حمد سے اس پہلو میں فرق رکھتا ہے کہ وہ ایسی صفات سے مختص ہے کہ جو دوسروں کو فائدہ پہنچانے والی ہوں اور لفظ مدح لفظ حمد سے اس بات میں مختلف ہے کہ مدح کا اطلاق غیر اختیاری خوبیوں پر بھی ہوتا ہے۔ اور یہ امر فصیح وبلیغ علماء اور ماہر ادباء سے مخفی نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو حمد سے شروع کیا ہے نہ کہ شکر اور مدح سے۔ کیونکہ لفظ حمد ان دونوں الفاظ کے مفہوم پر پوری طرح حاوی ہے۔ اور وہ ان کا قائمقام ہوتا ہے مگر اس میں اصلاح، آرائش اور زیبائش کا مفہوم ان سے زائد ہے۔ چونکہ کفار بلاوجہ اپنے بتوں کی حمد کیا کرتے تھے اور وہ ان کی مدح کے لئے حمد کا لفظ اختیار کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ وہ معبود تمام عطایا اور انعامات کے سرچشمہ ہیں اور سخیوں میں سے ہیں۔ اسی طرح ان کے مردوں کی ماتم کرنے والیوں کی طرف سے مفاخر شماری کے وقت بلکہ میدانوں میں بھی اور ضیافتوں کے مواقع پر بھی اسی طرح حمد کی جاتی تھی جس طرح اس رزاق ہتولی اور ضامن اللہ تعالیٰ کی حمد کی جانی چاہئے۔"

(کرامات الصادقین۔ صفحہ 64-65)

آپ مزید فرماتے ہیں کہ: "........لفظ حمد میں ایک اور اشارہ بھی ہے اور وہ یہ کہ اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے (میرے) بندو! میری صفات سے مجھے شناخت کرو اور میرے کمالات سے مجھے پہچانو۔ میں ناقص ہستیوں کی مانند نہیں بلکہ میری حمد (کا مقام) انتہائی مبالغہ سے حمد کرنے والوں سے بڑھ کر ہے اور تم آسمانوں اور زمینوں میں کوئی قابل تعریف صفات نہیں پاؤ گے جو تمہیں میری ذات میں نہ مل سکیں۔ اور اگر تم میری قابل حمد صفات کو شمار کرنا چاہو تو تم ہرگز انہیں نہیں گن سکو گے۔ اگرچہ تم کتنا ہی جان توڑ کر سوچو اور اپنے کام میں مستغرق ہونے والوں کی طرح ان صفات کے بارہ میں کتنی ہی تکلیف اٹھاؤ۔ خوب سوچو کیا تمہیں کوئی ایسی حمد نظر آتی ہے جو میری ذات میں نہ پائی جاتی ہو۔ کیا تمہیں ایسے کمال کا سراغ ملتا ہے جو مجھ سے اور میری بارگاہ سے بعید ہو۔ اور اگر تم ایسا گمان کرتے ہو تو تم نے مجھے پہچانا ہی نہیں اور تم اندھوں میں سے ہو۔"

(کرامات الصادقین۔ صفحہ 65-66)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں: "تمام محامد جو عالم میں موجود ہیں اور مصنوعات میں پائی جاتی ہیں۔ وہ حقیقت میں خدا کی ہی تعریفیں ہیں اور اسی کی طرف راجع ہیں کیونکہ جو خوبی مصنوع میں ہوتی ہے۔ وہ حقیقت میں صانع کی ہی خوبی ہے یعنی آفتاب دنیا کو روشن نہیں کرتا حقیقت میں خدا ہی روشن کرتا ہے اور چاندرات کی تاریکی نہیں اٹھاتا حقیقت میں خدا ہی اٹھاتا ہے اور بادل پانی نہیں برساتا حقیقت میں خدا ہی برساتا ہے۔ اسی طرح جو ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں وہ حقیقت میں خدا کی طرف سے ہی بینائی ہے اور جو کان سنتے ہیں وہ حقیقت میں خدا کی طرف سے ہی شنوائی ہے اور جو عقل دریافت کرتی ہے وہ حقیقت میں خدا کی طرف سے ہی دریافت ہے اور جو کچھ آسمان کے اور زمین کے عناصر اوصاف جمیلہ دکھا رہے ہیں اور ایک خوبصورتی اور تروتازگی جو مشہود ہو رہی ہے حقیقت میں وہ اسی صانع کی صفت ہے جس نے کمال اپنی صفت کاملہ سے ان چیزوں کو پہنایا ہے اور پھر بنانے پر ہی انحصار نہیں کیا بلکہ ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ ایک رحمت شامل رکھی ہے، جس رحمت سے اس کا بقا اور وجود ہے۔ اور پھر صرف اس پر ہی اختصار نہیں کیا بلکہ ایک چیز کو اپنے کمال اعلیٰ تک پہنچایا ہے۔ جس سے قدر و قیمت اس شے کی کھل جاتی ہے پس حقیقت میں محسن اور منعم بھی وہی ہے اور جامع تمام خوبیوں کا بھی وہی ہے۔"

(الحکم 24 جون 1904ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: یہ ضروری اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے کہ وہ اسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے اور شیطان کے وساوس سے محفوظ رکھے"۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء۔ صفحہ 63)

آپ مزید فرماتے ہیں: "قصہ مختصر دعا سے، توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے"۔

(ملفوظات جلد اول۔ صفحہ 134-135 جدید ایڈیشن)

ایک حدیث ہے حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکرگزار بندہ وہ ہے جو ان میں سے لوگوں کا سب سے زیادہ شکرگزار ہو۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ۔ رقم 648)

ایک اور مضمون میں اسی ضمن میں بیان کرنا چاہتا ہوں، بندوں کی شکرگزاری کا۔ اور اسی

طرح ایک ارشاد یہ بھی ہے کہ جو انسانوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی ناشکر گزار ہے۔ پس اسی لحاظ سے اب جلسے کے بعد میں ان تمام کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، ان کا شکر گزار ہوں جن میں ایک بہت بڑی تعداد نوجوانوں کی بھی ہے جنہوں نے رات دن ایک کر کے، انتھک محنت کر کے، بڑی خوش اسلوبی سے تمام کام کو سرانجام دیا۔ انتظامیہ کے اندازہ سے کہیں زیادہ مہمانوں کی آمد کی وجہ سے تمام انتظامات درہم برہم ہونے کا خطرہ تھا۔ اور قدرتی طور پر ایسے حالات میں جب کہ موسم بھی قابل اعتبار نہ ہو۔ اور پہلے دن تو جیسا کہ سب نے دیکھا، تیز ہوا کی وجہ سے بعض ہلکی مارکیاں جو رہائش کے لئے لگائی گئی تھیں وہ بھی کھڑی نہ رہ سکیں۔ رہائش کی جگہ عمومی طور پر ویسے بھی تنگ ہو گئی۔ کھانے کا انتظام بھی متاثر ہو سکتا تھا بلکہ آخری دن روٹی پلانٹ بھی خراب ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ کچھ دیر بعد ٹھیک ہو گیا۔ تو قدرتی طور پر ایسے حالات میں Panic ہو جانا یا Panic پیدا ہو جانا کوئی ایسی بات نہیں جو انہونی ہو۔ لیکن **بے انتہا حمد و شکر کے جذبات سے اس پیارے خدا کے آگے سر جھک جاتے ہیں کہ جس نے کسی افراتفری کا ایسے حالات میں احساس بھی پیدا نہیں ہونے دیا اور پھر بے اختیار شکر کے جذبات حضرت اقدس مسیح موعود کی اس پیاری جماعت کے ان کارکنوں کے لئے بھی پیدا ہوتے ہیں جنہوں نے یورپ کے اس ماحول میں پرورش پائی، پلے بڑھے، لیکن پھر بھی بے انتہا قربانی کے جذبے کے تحت حضرت اقدس مسیح موعود (ـ) کے مہمانوں کی مہمان نوازی میں حتی الوسع کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔** پھر بعد میں صفائی کے کام کو بھی بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا اور مجھے امید ہے کہ اب تک اسلام آباد کی گراؤنڈز کا علاقہ بھی صاف ہو چکا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے، اپنے بے انتہا فضلوں سے نوازے۔ مجھے بڑی فکر تھی، طبعی طور پر مجھے فکر ہونی بھی چاہئے تھی۔ پہلا جلسہ تھا باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیار اور فضل کے جلوے دکھائے اور دکھاتا چلا جا رہا ہے لیکن فکر یہ بھی تھی کہ کہیں کوئی بدانتظامی نہ ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ بہت سے شاملین جلسہ نے اس طور پر اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر انتظامات گزشتہ سالوں سے بہت بہتر تھے۔ اور ساتھ ہی میں جیسے کہ پہلے بھی تمام کارکنان کا شکریہ ادا کر چکا ہوں، دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری فکر کو دور کیا۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس شکر گزاری کے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں لیکن اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے جس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے کو کہے کہ اللہ تجھے اس کی جزائے خیر دے، خیر اور اس کا بہترین بدلہ دے تو اس نے ثنا کا حق ادا کر دیا۔ یعنی ایک حد تک شکر گزاری کا فرض پورا کر دیا۔

اسی طرح مہمانوں نے کمال صبر و حوصلہ سے انتظامات میں کمیوں کو برداشت کیا اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزا دے۔ جس طرح اس جلسہ میں تمام مہمانوں اور میزبانوں نے میرے لئے سکون کے سامان بہم پہنچائے، محبت و وفا کے معیار قائم کئے، اللہ تعالیٰ آپ کی نسلوں کو بھی اپنے فضلوں سے نوازتا رہے اور آپ کی جماعت اور خلافت سے یہ محبت ہمیشہ قائم رہے۔

آخر میں ایم ٹی اے کے کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ باہر سے متعدد خطوط آ رہے ہیں کہ بہت اچھے پروگرام تھے اور بہت احسن رنگ میں انہوں نے تمام کارروائی ہم تک پہنچائی۔ اب میں حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔

فرماتے ہیں: ”میں امید رکھتا ہوں کہ قبل اس کے جو میں اس دنیا سے گزر جاؤں۔ میں اپنے اس حقیقی آقا کے سوا دوسرے کا محتاج نہیں ہوں گا اور وہ ہر ایک دشمن سے مجھے اپنی پناہ میں رکھے گا۔

فالحمدلله اولا واخرا وظاهرا وباطنا هو ولى فى الدنيا ولاخرة وهو نعم المولىٰ و نعم النصير۔ **اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور وہ مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔ میں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اتروں گا۔ کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے۔ اور میں اس کے ساتھ ہوں۔ میرے اندرون کا جو اس کو علم ہے کسی کو بھی علم نہیں۔ اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا جو میرے رفیق ہوں گے“۔**

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ حضرت مسیح موعود (ـ) کی اطاعت و فرمانبرداری میں شامل رکھے۔

پھر فرماتے ہیں: ”نادان مخالف خیال کرتا ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائے گی اور یہ سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا۔ مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پا چکا ہے زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کر سکے۔ میرے خدا کے آگے زمین و آسمان کانپتے ہیں خدا وہی ہے جو میرے پر اپنی پاک وحی نازل کرتا ہے اور غیب کے اسرار سے مجھے اطلاع دیتا ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اور ضروری ہے کہ وہ اس سلسلہ کو چلاوے اور بڑھاوے اور ترقی دے جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ ہر ایک مخالف کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو اس سلسلہ کے نابود کرنے کے لئے کوشش کرے اور ناخنوں تک زور لگاوے اور پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا۔ پہلے اس سے ابوجہل اور ابولہب اور ان کے رفیقوں نے حق کے نابود کرنے کے لئے کیا کیا زور لگائے تھے۔ مگر اب وہ کہاں ہیں۔ وہ فرعون جو موسیٰ کو ہلاک کرنا چاہتا تھا اب اس کا کچھ پتہ ہے؟ **پس یقیناً سمجھو کہ صادق ضائع نہیں ہو سکتا۔** وہ فرشتوں کی فوج کے اندر پھرتا ہے۔ بدقسمت وہ جو اس کو شناخت نہ کرے“۔

(براهین احمدیه حصه پنجم صفحه 295-296)

(الفضل انٹرنیشنل 26 ستمبر 2003ء)

آپ واپس تشریف لا سکتے ہیں

مکرم عبدالرحمٰن شاکر صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں:-

1923ء میں بندہ نویں جماعت میں تعلیم پا رہا تھا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب ہماری جماعت کو انگریزی گرامر وغیرہ پڑھایا کرتے تھے ایک روز میں آپ کے پیریڈ میں جلدی جلدی ایک لڑکے کی کاپی سے حساب کے سوال نقل کر رہا تھا۔ کیونکہ یہ خوف دامنگیر تھا کہ ریاضی کے استاد سزا دیں گے۔

اب یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب کو میرے اس فعل کا کیسے علم ہو گیا۔ کہ آپ یکایک سبق چھوڑ کر سیدھے میری طرف آئے۔ اور دریافت فرمایا ”آپ کیا کر رہے ہیں۔“ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ کہ سوال نقل کر رہا ہوں۔

حضرت مولوی صاحب اقبال جرم کی بنا پر کافی سزا دے سکتے تھے لیکن آپ نے صرف یہ فرمایا کہ ”آپ باہر تشریف لے جائیں۔“

میں انتہائی ندامت کے ساتھ باہر چلا گیا۔ بعض طالب علموں کو خوب ہنسی کا موقع ملا۔ کہ آج تو حضرت مولوی صاحب نے ایک لڑکے کو پکڑ ہی لیا۔ اس کے بعد پھر سبق شروع ہو گیا۔

میں برآمدے میں حضرت نواب صاحب کی کوٹھی کی طرف منہ کئے کھڑا تھا۔ ابھی بمشکل ایک منٹ گزرا ہو گا۔ کہ حضرت مولوی صاحب تشریف لائے۔ اور میرے پاس آ کر آہستہ سے فرمایا:-

”اگر آپ چاہیں تو واپس کلاس میں تشریف لا سکتے ہیں۔“

بادی النظر میں یہ ایک نہایت حقیر سا واقعہ ہے لیکن حضرت مولوی صاحب کے حسن اخلاق کو دیکھ کر جو مجھ پر گزری۔ میں ہی جانتا ہوں۔ (سیرت شیر علی ص 140)

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

عورت کا المیہ

زاہد مسعود صاحب لکھتے ہیں:۔

ڈھرکی کے قریب ایک گاؤں میں کبوتروں اور تیتروں کے شوقین نے دوسو کبوتروں اور دس تیتروں کے عوض اپنی بچی کا سودا کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق ڈھرکی سے سات کلومیٹر دور کچے کے علاقے میں گاؤں خیرو چاچڑ کے رہنے والے ایک شخص مومن علی نے اسی گاؤں کے رہنے والے گلن چاچڑ سے دوسو کبوتروں (مقابلے والے) اور دس بازی گر تیتروں کے عوض اپنی تیرہ سالہ بچی طاہراں کا 35 سالہ گلن چاچڑ سے نکاح کرنے کے بعد رخصت کر دیا۔ علاقے کے لوگوں کے مطابق مذکورہ کبوتر باز شوقین نے پہلے بھی اپنی ایک بیٹی کی شادی ایک شخص سے محض چار شکاری کتے لے کر کی تھی۔

یہ خبر اگرچہ محض دو ہفتے پرانی ہے لیکن سیاق وسباق سے قبل از اسلام زمانہ جاہلیت کی لگتی ہے۔ جب لوگ اپنی بچیوں سے اس قسم کے بے رحمانہ سلوک کیا کرتے تھے۔ مگر ہم مجبور ہیں کہ دور جدید میں جب کہ زمانہ بلا کی چال چل چکا ہے اس قسم کی خوفناک خبریں پڑھیں اور اس جہالت کا تعین کریں جو تمام تر ترقی کے باوجود ہمارا مقدر بن چکی ہے۔ اس خبر پر کوئی شذرہ کوئی تبصرہ اور کوئی حاشیہ اس لئے بھی بے معنی لگتا ہے کہ ہمارا قیام ایک نئی ہزاری کے آغاز پر انفرمیشن ٹیکنالوجی کے جدید دور میں ہے اور ہم اپنی جہالت کی ستر پوشی کرنے کے لئے دھڑا دھڑ کمپیوٹر کی رنگارنگ سکرین استعمال کرنے کی جدوجہد میں مبتلا ہیں۔ کبوتروں اور تیتروں کے عوض لڑکی کا سودا کرنا تو پھر بھی ایک جاہل یا پابند رسوم وقیود شخص کی حرکت قرار دیا جا سکتا ہے مگر مجموعی طور پر معاشرے میں عورت کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جا رہا ہے اس کا دفاع کرنے اور اسے مذہبی تصورات کے خود ساختہ پردے میں چھپانے والوں کی ہمارے ہاں کوئی کمی نہیں۔ ابھی حال ہی میں شمالی علاقہ جات میں عورتوں کی فلاح وبہبود کے لئے کام کرنے والی تنظیم کی عہدیدار خواتین کو بعض علماء نے اپنے نکاح میں لینے کی دھمکی دی ہے۔ لہٰذا ایسے حالات میں عورت کا مقام کیا بنتا ہے، یہ وہ لوگ ہی بتا سکتے ہیں جو اپنی نگاہ میں جنسی ہوس کو بسانے چادر اور چار دیواری کا ورد کرتے نہیں تھکتے۔ ہمارے چاروں صوبوں میں مختلف قومیتیں آباد ہیں اور ان سب کے مختلف تہذیبی اور ثقافتی رویئے ہیں مگر نہایت افسوس کے ساتھ اس ننگی حقیقت کا ادراک کئے بغیر چارہ نہیں کہ ان سب میں عورت کو مرد کی خواہشات کا غلام قرار دیا گیا ہے اور اسلام قبول کر لینے کے باوجود سب قومیتوں میں عورت کو اس کے جائز حقوق دینے کا تصور نہایت مبہم ہے یہی وجہ ہے کہ پنجاب کی جاگیردارانہ سوچ ہو یا سرحد کی قبائلی اور نسلی روایتیں، سندھ کا پیر وڈیرہ سسٹم ہو یا بلوچستان کا سرداری نظام سبھی میں عورت کا مقام تیتروں کبوتروں اور شکاری کتوں سے کم رکھنے پر اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔ (روزنامہ دن 11 راگست 2000ء)

جہاد کی شرائط

غزالہ تبسم لکھتی ہیں:۔

جہاد کے لئے بہت سی شرائط لاگو ہوتی ہیں۔ جہاد کرنے کیلئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ جہاد کرنے والے مسلمان آزاد اور خود مختار ہوں اور ان کا اپنا ملک باضابطہ اجتماعی نظام قائم ہو۔ ایک خلیفہ یا امیر ان کا سربراہ ہو۔ اس اجتماعی نظم کے بغیر کوئی جنگی قدم نہیں اٹھایا جا سکتا۔ جنگی اقدام خواہ وہ دفاعی نوعیت ہی کا کیوں نہ ہو ایک آزاد ماحول میں اور ایک با اختیار امیر کی سرکردگی ہی میں کیا جا سکتا ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کی مظلومانہ زندگی میں اپنے دفاع کے لئے بھی ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہ ملی حالانکہ قریش کے مظالم اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ یہ اجازت ہجرت کے بعد اور مدینہ کا آزاد ماحول میسر آ جانے پر ہی مل سکی۔

(روزنامہ اوصاف 8 فروری 2002ء)

جہاد کے معانی اور مقاصد

حافظ مطیع الرحمان فاروقی لکھتے ہیں:۔

غلبہ دین کی کاوش جہاد کہلاتی ہے جہاد محض جنگ آزمائی کا نام نہیں بلکہ جہاد ہر سطح پر ہوتا ہے حضرت سندھی فرماتے ہیں کہ جہاد تلوار سے بھی ہوتا ہے، قلم سے بھی، مال سے بھی، زبان سے بھی، دل سے بھی اور اکثر تو خود اپنے نفس سے بھی جہاد کرنا پڑتا ہے۔ ایسے حالات میں جب مسلمانوں کا کوئی خود مختار نظام عدل نہ رہے اور ان کی قوت کمزور اور منتشر ہو تو پھر لازم ہے کہ جہاد کے پہلے مرحلے کے طور پر مسلم معاشروں میں ایسی اجتماعیت قائم کی جائے جو شعوری جدوجہد کے ذریعے کل دین کو غالب کرنے کی حکمت عملی اپنائے اسی تگ ودو کو جدید سیاسی لغت میں انقلابی جدوجہد سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

جہاد کے معنی عموماً قتال، لڑائی اور پرتشدد تحریک کے لئے جاتے ہیں مگر مفہوم کی یہ تنگی قطعاً بے جا ہے۔ لفظ جہاد جہد سے مشتق ہے اور اس کے لغوی معنی محنت اور کوشش کے ہیں جب کہ اصطلاح میں ہر اس کوشش کو جہاد کہا جائے گا جس کے ذریعے حق وصداقت کی بلندی اس کی اشاعت وحفاظت مقصود ہو۔ افسوس ہے کہ مخالفین مستشرقین نے جہاد کے اتنے وسیع مفہوم کو جنگ کے تنگ میدان میں محصور کر دیا ہے یہاں ایک شبہ کا ازالہ ضروری سمجھتا ہوں اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ جہاد اور قتال ہم معنی ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے قرآن کریم نے دونوں لفظ الگ استعمال کئے ہیں۔ اس لئے جہاد فی سبیل اللہ (خدا کی راہ میں جہاد کرنا) اور قتال فی سبیل اللہ (خدا کی راہ میں لڑنا) ان دونوں لفظوں کے ایک معنی نہیں بلکہ ان دونوں میں عام وخاص کی نسبت ہے یعنی ہر جہاد قتال نہیں بلکہ قتال جہاد کی مختلف قسموں میں سے ایک قسم ہے جہاد میں عمومیت ہے جب کہ قتال کے لئے شرائط وضوابط کی پاسداری ضروری ہے۔ کوئی بھی جدوجہد تین حالتوں میں خالی نہیں ہوگی۔ ارتقائی، اصلاحی، انقلابی۔

1۔ اگر کسی بھی ریاست میں بیدار فطرت انسانی کی بنیادوں پہ حقیقی معنوں میں نظام عدل اپنی تمام تر خوبیوں کے ساتھ قائم ہے تو اس کو مزید وسعت وترقی دینے کے لئے حالات کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کوشش کی جائے گی اسے ارتقائی جدوجہد کہیں گے۔

2۔ اگر کسی ریاست یا ملک میں کلی طور پر تو اسلام کا نظام سیاست، نظام معیشت، نظام فکر وتعلیم رائج ہے مگر جزوی خرابیاں عوام میں پائی جاتی ہیں مثلاً بدعملی، سرمایہ پرستی، باہمی نفرت، کاہلی اگر ان جزوی خرابیوں پہ تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان طبقات کی اصلاح کی کوشش کی جائے تو یہ اصلاحی جدوجہد ہوگی۔

3۔ لیکن اگر بدقسمتی سے کوئی ریاست یا ملک ظاہری تشخص اور بلحاظ آبادی کے تو مسلمانوں کا ہے مگر قانون، کردار، ونتائج کے اعتبار سے جائزہ لیا جائے تو وہاں مایوسی وضلالت کے سوا کچھ دکھائی نہ دے اور نہ وہاں اسلام کا نظام سیاست، اقتصادیات وتعلیمات ومعاشرت قائم ہو تو ضروری ہو جاتا ہے کہ پہلے پہل وہاں انسانی وشعوری بنیادوں پر عدم تشدد کی پالیسی پر کاربند رہتے ہوئے دور جدید کے تقاضوں کے ادراک کے ساتھ دین فطرت وحنیفیت کا مکمل غلبہ کیا جائے اس جدوجہد کو انقلابی جدوجہد کہہ سکتے ہیں۔

جہاد کی غرض وغایت کے اعتبار سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ جہاد وقتال صرف اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہے یعنی حق وصداقت کا غلبہ اور ظلم وضلالت کا خاتمہ بناء بریں جہاد قتال سے زمین، رقبہ، ریاست، اقتدار یا سرمایہ کا حصول نہیں ہے۔ علاوہ ازیں قتال کے لئے یعنی دشمن اسلام سے لڑنے کے لئے ضروری ہے آپ پہلے اس کے سامنے شرائط رکھیں۔

1۔ خدا کا دین قبول کر لو یعنی مسلمان ہو جاؤ۔

2۔ قانون الٰہی کے اقتدار کے تابع ہو کر بے شک اپنے مذہب پہ قائم رہو اگر یہ بھی منظور نہیں تو خدائی اصولوں پہ کوئی معاہدہ کر لو اور اپنے احاطہ میں ہی آباد رہو اور اگر ان تینوں شرائط میں سے کوئی ایک بھی منظور نہیں تو یہ اوامر الٰہی سے کھلی بغاوت ہے اور اعلان جنگ ہے اور باغئ خدا کے واسطے نائبان خداوندی کے پاس کوئی رعایت نہیں ہے اگر ہم مندرجہ بالا سطور کو سامنے رکھتے ہوئے حقیقت پسندانہ تجزیہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ جب ہم شرائط ہی پوری نہیں کر رہے مثلاً ہمارے پاس کوئی آئیڈیل ملک ہے جہاں مکمل طور پر دین فطرت اپنی تمام تر خوبیوں سمیت رائج ہے جس کو بطور نمونہ پیش کر سکیں اور ان سے یہ کہہ سکیں اس ریاست کے تابع ہو جاؤ یا فلاں ریاست کی طرح اپنی سیاست، معیشت، معاشرت ٹھیک کر لو تو کیا ہم ریاستوں کو فتح کر کے سامراج کی جھولی میں ڈالتے جائیں گے؟ جہاں تک بات ہے جہاد کیلئے حکومت کی اجازت کی تو جہاد کے لئے حکومت کی اجازت کی نہ ضرورت ہے اور نہ ممکن ہے کیونکہ اس میں عمومیت ہے اور ہر کوئی اپنے دائرہ اختیار اور وسائل کے مطابق اچھے اعمال کر کے جہاد میں شریک ہے البتہ قتال کے لئے حکومت کا فرض ہے کہ وہ منظم فوج تشکیل دے، اس کے اخراجات برداشت کرے اس کے لڑنے نہ لڑنے کا فیصلہ کرے لیکن اس حکومت کا معیار بھی دیکھنا ہے کہ کیا مکمل آزاد وخود مختار ہے؟ اسلام کے بنیادی اصولوں پہ کاربند ہے؟ حکمران ورعایا کے مابین تعلقات خوشگوار ہیں؟ حکومت آلہ کار کا کردار تو نہیں ادا کر رہی؟

اگر بدقسمتی سے حکومت اس معیار پہ پورا نہیں اترتی تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ بغاوت کر دی جائے یا جس کا جو جی چاہے کرتا پھرے بلکہ پھر لازم ہو جاتا ہے کہ ملک کا باشعور طبقہ یکجا ہو کر وجہ زوال تلاش کرے اور تمام نشیب وفراز کا جائزہ لیتے ہوئے اپنا نصب العین متعین کر کے خالص انسانی وشعوری بنیادوں پر تربیت کا اہتمام کرے تا کہ ایک مکمل آزاد، خود مختار، مثالی اور حقیقی اسلامی حکومت قائم کی جا سکے جس کے زیر انتظام جہاد وقتال جیسا اہم فریضہ ادا کیا جا سکے۔

بدوں اذن امیر ریاست کے اگر قتال سودمند ہوتا تو خدائے بزرگ وبرتر اپنے محبوب ومکرم نبیؐ کو مکی زندگی میں صبر وتحمل واپنے ہاتھ روکے رکھو (سورہ نساء 77) کا حکم نہ دیتا بلکہ جہاد وقتال کا حکم صادر فرماتے۔

لہٰذا آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم پہلے اپنے ملک کے نظام کو سدھارنے کے لئے جدوجہد کریں تا کہ ہماری حکومت یا ملک جہاد وقتال کی اجازت دینے کے اختیار کے قابل ہو جائے۔

(روزنامہ اوصاف 8 فروری 2002ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم احمد خان منگلا صاحب معلم وقف جدید ساکن بیوت الحمد ربوہ کی بیٹی مکرمہ قمر النساء صاحبہ کا نکاح مکرم فرید محمود مبشر صاحب ولد چوہدری احسان الرحمن صاحب بسراء مرحوم (واقف زندگی) باب الابواب سے بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر، مورخہ 27 نومبر 2003ء کو مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں بعد از نماز عصر پڑھایا۔ مکرمہ قمر النساء صاحبہ مکرم اللہ بخش صاحب منگلا آف چک منگلا ضلع سرگودھا کی پوتی ہیں۔ اور مکرم فرید محمود مبشر صاحب، مکرم چوہدری علی اکبر صاحب سابق نائب ناظر تعلیم کا پوتا اور کیپٹن ڈاکٹر غلام محمد صاحب کاہلوں آف جھور مغلیاں چک 117 کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت فرماوے۔ (آمین)

ولادت

مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کراچی سے تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 15 نومبر 2003ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کے بیٹے مکرم نقی احمد صاحب اور مکرمہ آصفہ طاہرہ صاحبہ حال مقیم کینیڈا کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام راضیہ نقی احمد عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم چوہدری طفیل احمد صاحب آف نارووال کی نواسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ظفر احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو کے چچا مکرم محمد یوسف بٹ صاحب ابن مکرم محمد حیات بٹ صاحب مورخہ 21 نومبر بروز جمعۃ المبارک 2003ء سمن آباد فیصل آباد میں وفات پاگئے۔ آپ کا جنازہ بروز ہفتہ ربوہ لایا گیا جہاں بیت المبارک میں بعد از نماز مغرب مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ مکرم حافظ راشد جاوید صاحب مہتمم مقامی نے دعا کروائی۔ مرحوم بوقت وفات بطور زعیم انصار اللہ حلقہ سمن آباد فیصل آباد خدمات بجالا رہے تھے۔ اپنے لواحقین میں بیوہ، چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم انیس احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ ملتان کو مورخہ 11 نومبر 2003ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام مرتاض احمد رضی تجویز ہوا ہے اور وقف نو کی تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم شبیر احمد صاحب ندیم صدر جماعت احمدیہ نورنگر فارم ضلع میر پور خاص کا پوتا اور مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب استاد جامعہ احمدیہ کا نواسہ ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی سے رکھے خادم دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نصیر احمد کھرل صاحب مربی سلسلہ جمال پور ضلع خیر پور لکھتے ہیں کہ مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب آف جمال پور سابق امیر ضلع خیر پور آجکل شدید علیل ہیں اور صاحب فراش ہیں۔ نیز ان کے بیٹے مکرم حمید احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ بھی عرصہ دو ماہ سے ٹائیفائیڈ اور ملیریا کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

مکرم بشیر احمد صاحب سنوری ناظم انصار اللہ ضلع بھکر کی ٹانگ کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔

مکرم الحاج کریم ظفر ملک صاحب امریکہ میں اوپن ہارٹ سرجری کے بعد روبصحت ہو رہے ہیں۔

تمام مریضوں کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دار القضاء

(مکرم ماجد احمد صاحب بابت ترکہ مکرم عبدالصمد صاحب)

مکرم ماجد احمد صاحب ابن مکرم عبدالصمد صاحب ساکن مکان نمبر 15/63 محلہ دار العلوم جنوبی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ نظارت امور عامہ کے شعبہ تنفیذ میں ان کے نام مبلغ =/5000 روپے موجود ہیں۔ یہ رقم میری والدہ محترمہ مقصودہ بیگم صاحبہ کو ادا کر دی جائے۔ ہم سب دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ مقصودہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ منصورہ خانم صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم ماجد احمد صاحب (بیٹا)
4۔ محترمہ نصیرہ خانم صاحبہ (بیٹی)
5۔ محترمہ راشدہ خانم صاحبہ (رر)
6۔ مکرم ساجد احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	2۔دسمبر	زوال آفتاب	11-58
منگل	2۔دسمبر	غروب آفتاب	5-06
بدھ	3۔دسمبر	طلوع فجر	5-24
بدھ	3۔دسمبر	طلوع آفتاب	6-50

بھارت سے فضائی رابطے بحال کرنے کیلئے تیار ہیں صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان خیر سگالی کے جذبے کے تحت بھارت کے ساتھ فضائی رابطے بحال کرنے کیلئے تیار ہے۔ انہوں نے یہ بات ایوان صدر میں بھارت سے آئے ہوئے ینگ پریذیڈنٹ آرگنائزیشن کے وفد سے باتیں کرتے ہوئے کہی۔ صدر نے امید ظاہر کی کہ حالیہ امن اقدامات سے دونوں ملکوں کے درمیان تمام مسائل کے حل کی راہ ہموار ہوگی۔

سرگودھا میں مذہبی انتہاپسندوں کی فائرنگ سول جج قتل انتہا پسند مذہبی دہشت گردوں نے سول جج جھنگ مہر مشتاق احمد کو ان کے آبائی گاؤں میں اندھا دھند فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ واردات کے ایک گھنٹہ بعد دونوں دہشت گردوں کو پولیس تھانہ ساہیوال (سرگودھا) نے دوران ناکہ بندی گرفتار کر لیا۔ ملزمان نے جج کے قتل کا اعتراف کر لیا۔

پٹرول، ڈیزل اور مٹی کا تیل مہنگا پٹرولیم کی مصنوعات کی قیمتوں میں ایک مرتبہ پھر اضافہ کر دیا گیا ہے۔ تیل کی کمپنیوں کی مشاورتی کمیٹی کی طرف سے جن نئی قیمتوں کا تعین کیا گیا ہے اس کے تحت پٹرول کی قیمت 32.90 روپے فی لیٹر سے بڑھا کر 33.58، ایچ او بی سی 36.71 روپے سے بڑھا کر 37.39، مٹی کا تیل 21.47 روپے سے بڑھا کر 22.16 اور لائٹ ڈیزل کی قیمت 17.87 روپے سے بڑھا 18.37 روپے فی لیٹر کر دی گئی ہے۔

عوام کے لئے کچھ کر کے جانے کی خواہش ہے وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ حکومت عام آدمی کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کیلئے سماجی شعبے کی ترقی پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ اور اس مقصد کیلئے رواں مالی سال کے بجٹ میں سوشل سیکٹر کی مد میں مناسب اضافہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنے اقتصادی مشیروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ عوام کو ممکنہ ریلیف کی فراہمی کیلئے جامع منصوبہ بندی کریں۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم عوام کے لئے کچھ کر کے جائیں۔

عراق میں گوریلا حملے عراق میں گھات لگا کر کئے جانے والے ایک حملے میں 2 جاپانی سفارتکار ہلاک ہوگئے۔ دونوں سفارتکار عراقی تعمیر نو کی کانفرنس میں شرکت کیلئے جا رہے تھے۔ عراق شامی سرحد کے قریب امریکی فوجی قافلہ پر نامعلوم افراد کے حملہ کے

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے نفیس زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

ہر قسم کا اعلیٰ و معیاری کاغذ دستیاب ہے
پیپر کنگ
22 ذوالقرنین چیمبرز۔ گنپت روڈ لاہور
فون آفس: 7232280-7248012
طالب دعا: ملک مظفر احمد ستکوہی، ملک مدثر احمد ستکوہی

New BALENO
...New look, better comfort
SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے
BALENO
Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
Industrial Area, Gulberg III, Lahore

ربوہ کے ہر جنرل سٹور پر دستیاب ہے
سٹار میجک
واشنگ پاؤڈر
مہنگے ترین واشنگ پاؤڈر جیسی دھلائی
اب سٹار میجک لایا آدھی قیمت میں آپ کیلئے
نعیم سوپ فیکٹری
D-304 ملت ٹاؤن فیصل آباد فون آفس: 041-767838

چھوٹے قد کا علاج
تین سے بیس سال تک کے لڑکے اور لڑکیوں کو اگر دو ماہ تک مسلسل تین مختلف مرکبات کا باقاعدہ استعمال کروایا جائے تو اللہ کے فضل سے بچوں کے قد مناسب حد تک بڑھ جاتے ہیں اور اُن کی خون و کیلشیم کی کمی دُور ہو کر صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے۔
نوٹ: لڑکے اور لڑکیوں کی دوائی الگ الگ ہے۔
تین مختلف مرکبات پر مشتمل دو ماہ کا مکمل علاج رعائتی قیمت -/300 روپے مع ڈاک خرچ -/360 روپے
ہر اچھے سٹور سے طلب کریں یا ہمیں خط لکھیں۔
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

نتیجہ میں دو امریکی فوجی ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔ امریکی فوج نے تلاشی مہم کے دوران راماوی قصبہ سے 41 عراقی گرفتار کر لئے گئے۔

طالبان کا میزانہ ضلع پر قبضہ

افغانستان میں طالبان نے میزانہ ضلع پر قبضہ کر لیا ہے۔ امریکی کمانڈر ابی زید نے افغانستان کے صدر حامد کرزئی سے اہم ملاقات کی اور افغان صدر کو سکیورٹی کی صورتحال بارے بریف کیا۔ امریکی سنٹرل کمانڈ کے سربراہ نے کہا کہ امریکی فوج پر بڑھتے ہوئے حملوں کے باوجود صورتحال کو جلد کنٹرول کر لیں گے۔

کانگو میں طیارے اور بس کے حادثات

شمالی کانگو میں مسافر طیارے کے حادثے میں 22 افراد ہلاک ہو گئے۔ حادثہ کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ مسافر بردار طیارہ کنشا سا آ رہا تھا۔ شمالی کانگو میں گر کر تباہ ہو گیا۔ مشرقی کانگو میں ٹریفک کے ایک حادثے میں 18 مسافر ہلاک ہو گئے۔

عراق میں حالات صدام دور سے بھی بدتر

بی بی سی کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ عراق کی حالت صدام دور سے بھی بدتر ہے۔ امریکہ مسلسل عراق میں عام لوگوں کی حالت بہتر ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ تاہم عام شہریوں نے اس دعویٰ کو جھوٹ قرار دیا ہے۔ لوگوں کی پریشانیوں میں اضافہ ہو رہا ہے اگر امریکہ واقعی عوام کا تعاون چاہتا ہے تو عام لوگوں کی حالت بہتر بنانے کیلئے فوری اقدامات کرے۔

منی ایٹم بم بنانے کا امریکی منصوبہ

امریکہ کروڑوں ڈالر کی لاگت سے اپنے ایٹمی ہتھیاروں کے ذخیرے میں اضافے پر کام کر رہا ہے عالمی مبصرین نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ اس سے پوری دنیا میں ہتھیاروں کی نئی دوڑ شروع ہو جائے گی۔ بش حکومت نے نئے اور جدید ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کیلئے سگنل دے دیا ہے جن کو "منی ایٹم بم" کہا جا رہا ہے۔ منی ایٹم بم دشمن کے زیر زمین بنکروں اور اڈوں کو تباہ کرنے کیلئے استعمال کئے جائیں گے۔

البشیرز - اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چوکی شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9488447
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
9۔ حمزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5418406-7448406

خصوصی رعایت
بالکل نیا سامان آدھے سے بھی کم کرایہ پر۔ مزیدار کھانوں کے ساتھ
چائے یا کولڈ ڈرنک بالکل مفت
رابطہ کریں فائدہ اٹھائیں
گوندل ٹینٹ اینڈ پارٹی ڈیکوریٹرز گولبازار ربوہ فون نمبر: 04524-212758
نیز۔ نئی آرام دہ کاریں، مرسڈیز، ٹویوٹا ویگنز اور لوڈر گاڑیاں کرایہ پر حاصل کریں

جنود ڈینٹل لیبارٹری بلاک 12 سرگودھا
فل سیٹ، فکس دانت، برج، کراؤن، پورسلین ورک کیلئے
فون: 0451-713878 موبائل: 0320-5741490
Email:m.jonnud@yahoo78.com

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون دوکان: 04931-53181 رہائش: 54991
سکھار سنٹر میکلیگن روڈ دی مال۔ لاہور فون دکان: 7320977-7237679 موبائل: 0300-9488027 رہائش: 042-5161681

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
ملک غلام یٰسین۔ محمد نواز احمد ورک
دوکان: 04524-214681
رہائش: 04524-214228-213051

احمد باغ سکیم راولپنڈی۔ اسلام آباد میں پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔
رابطہ: ڈاکٹر افتخار احمد
فون: 051-2212127
موبائل: 0333-5131261

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
ای میل: Knp_pk@yahoo.com

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
VIP ENTERPRISES
13- Panorama Centre
Blue Area Islamabad
سہیل صدیقی: 2270056-2877423

KOH-I-NOOR STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,
Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : bilalwz@wol.net.pk
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali

NJ نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان: 212837 رہائش: 214321
23۔ قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز

ربوہ آئی کلینک
☆ سفید موتیا کا علاج بذریعہ الٹراساؤنڈ (PHAKO) سے کروائیں۔
☆ الٹراساؤنڈ کی مدد سے سفید موتیا کا آپریشن بغیر کسی بڑے چیرے اور بغیر ٹانکوں کے ہو جاتا ہے
☆ بذریعہ لیزر عینک یا کانٹیکٹ لینز سے مکمل نجات حاصل کریں۔
☆ کالا موتیا اور بھینگا پن کا جدید ترین طریقہ علاج
☆ نیز فولڈنگ امپلانٹ Folding Implant کی سہولت میسر ہے۔
کنسلٹنٹ آئی سرجن
ڈاکٹر خالد تسلیم
ایف آر سی ایس (ایڈنبرا) یو۔ کے
دارالصدر غربی ربوہ فون: 04524-211707

عوام کے پرزور اصرار پر
لاہور/اسلام آباد تا لندن تا لاہور/اسلام آباد
ریٹرن ٹکٹ صرف =/35700 روپے
سبینا ٹریولز یادگار روڈ ربوہ
فون ربوہ 211211 فیکس 215211
اسلام آباد: 0300-5105594-2821750

محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں
جدید اور فینسی، مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
افضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
پروپرائٹر عبدالستار فون دکان: 0432-592316
فون رہائش: 292793 موبائل: 0300-9613255
Email alfazal@skt.comsats.net.pk
فائن آرٹ جیولرز بازار شہیداں سیالکوٹ
فون دوکان: 0432-588452 پروپرائٹر: سفیر احمد
فون رہائش 0432-586297 موبائل: 0300-9613257
E-mail:fineart_jewellers@hotmail.com

نیشنل الیکٹرونکس کی فخریہ پیشکش
☆ LG سپلٹ AC کے ساتھ ① عدد کلر ٹی وی بالکل فری ☆ ڈاؤلینس مائیکرو ویو اوون کے ساتھ ① عدد استری فری۔ ویوز ویڈنگ گفٹ پیکج (-/10900 فریزر) (-/12900 فریج) (-/15900 سپلٹ AC)
ہم آپ کے منتظر ہونگے
احمدی احباب اس سہولت کا فائدہ اٹھائیں
یہ اسکیم محدود مدت کے لئے ہے
نیشنل الیکٹرونکس جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور
فون نمبر: 7223228-7357309